یونیورسٹیز کی طالبات کے ساتھ نشست

اس کے بعد یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نشست ہوئی۔ 207 طالبات اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو عزیزہ فائقہ سیدہ صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ عطیہ مومن صاحبہ نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ تہمینہ راجپوت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ Birha زبیری، عائشہ میاں اور عزیزہ Amal یوسف نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے موضوع پر Presentation دی۔

اس موضوع پر مضامین پیش کرتے ہوئے طالبات نے مکلم اور غیر مکلم کی اصطلاح استعمال کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ اصطلاح آپ نے کہاں سے لی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ایسی اصطلاحات آپ کو استعمال نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ اس سے لوگ الجھ سکتے ہیں۔ جو معروف اصطلاحات ہیں یعنی تشریعی نبی یا غیر تشریعی نبی، یہی استعمال ہونی چاہئیں کیونکہ ہر ایک ان کو سمجھتا ہے۔

اس Presentation کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

سوال و جواب

❁.....ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور کی روزمرہ کی روٹین کیا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا میری روزمرہ کی روٹین تم دیکھ ہی رہی ہو۔ اس سے زیادہ ہی ہوتی ہے کم نہیں ہوتی۔ میری روزمرہ کی روٹین کے بارہ میں خدام الاحمدیہ نے 2008ء میں میرا انٹرویو لیا تھا اور انہوں نے اپنے رسالہ میں چھاپ بھی دیا تھا۔ صبح میں جب بھی نفلوں کے لئے اٹھتا ہوں تو نفلوں کے بعد تھوڑی دیر قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ پھر فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ نفل کی ادائیگی کے بعد میرے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ میں آدھا سیپارہ قرآن شریف پڑھ لیتا ہوں۔ پھر فجر کی نماز کے لئے آتا ہوں۔ پھر واپس آکر تھوڑی دیر قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ پھر تھوڑی دیر سوتا ہوں۔ پھر جاگ کر ناشتہ کرتا ہوں۔ پھر دفتر چلا جاتا ہوں۔ دفتر میں میری ڈاک میں جو خط ہوتے ہیں وہ دیکھتا ہوں۔ پھر دفتری، Official میٹنگ ہوتی ہیں تین چار گھنٹے وہ چلتی ہیں۔ پھر ظہر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ پھر تھوڑا سا کھانا کھاتا ہوں۔ بیس، پچیس منٹ Nap لیتا ہوں۔ پھر دفتر آجاتا ہوں۔ پھر کچھ پڑھتا ہوں، اگر کوئی ڈاک پڑی ہو تو وہ دیکھتا ہوں۔ پھر عصر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ بعد میں چائے کی ایک پیالی پیتا ہوں۔ پھر جو مختلف مشنوں کی ڈاک آئی ہوتی ہے وہ دیکھتا ہوں۔ اس کے بعد جو کوئی پرائیویٹ لوگ ملنے آتے ہیں، فیملی ملاقاتیں ہوتی ہیں تو ان سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ملاقات کرتا ہوں۔ اگر گرمیوں کے لمبے دن ہوں تو پہلے کھانا کھا لیتا ہوں پھر عشاء کی نماز پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد پھر دفتری ڈاک دیکھنے کے لئے دوبارہ بیٹھ جاتا ہوں۔ پھر اگر کچھ وقت بچ جائے تو مطالعہ بھی کر لیتا ہوں۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے سوتا ہوں۔

❁.....ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ہم اپنے غیر مذہب والے دوستوں کو کس طرح سمجھائیں کہ پردہ کیوں ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک تو یہ بتاؤ کہ ہم نے ایک عہد کیا ہے کہ ہم اس دین پر عمل کرنے والے ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ تم پردہ کرو تا کہ تمہاری جو ایک Sanctity ہے وہ قائم رہے اور تمہیں یہ احساس رہے کہ مَیں نے سوسائٹی میں لڑکوں میں زیادہ Mixup نہیں ہونا اور اپنے درمیان اور لڑکوں کے درمیان ایک Barrier رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یونیورسٹی میں لڑکے اور لڑکیاں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور اس میں بعض دفعہ Interaction ہو جاتا ہے، لیکن اس میں صرف جہاں تک تمہاری پڑھائی کا تعلق ہے کوئی بات سمجھنی ہے، کرنی ہے صرف اس حد تک ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ کوئی Free Relationship قائم نہیں ہونا چاہئے۔ دوستی نہیں ہونی چاہئے۔ لڑکیاں دوستی صرف لڑکیوں کے ساتھ کریں۔

حضور انور نے پردہ کے احکامات کے حوالہ سے فرمایا کہ پردہ کے جو احکامات ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بارہ میں جو ارشادات ہیں۔ اس کی Background ہے۔ پرانے زمانے میں جب پردہ اتنا زیادہ نہیں تھا تو اس وقت ایک مسلمان عورت کسی یہودی کی دکان پر کام کروانے گئی۔ اس وقت باقاعدہ ایسے لباس نہیں ہوتے تھے کہ Undergarments بھی پہنے ہوں۔ اس یہودی نے شرارت سے اس کا کپڑا باندھ دیا تو جب وہ کھڑی ہوئی تو وہ کپڑا اتر گیا۔ اس کے بعد وہاں لڑائی شروع ہوگئی۔ بلکہ قتل بھی ہوگیا۔ تو پھر پردے کے بارہ میں حکم ہوا کہ مسلمان عورت اپنی Sanctity اور Chastity کی حفاظت کرے پس سب سے بہتر یہ ہے کہ تمہارے اور دوسرے لڑکوں کے درمیان ایک فاصلہ ہونا چاہئے۔

دوسرے قرآن کریم میں جہاں حکم آیا ہے کہ پردہ کرو وہاں پہلے مردوں کو حکم ہے کہ تم اپنی نظریں نیچی رکھو اور عورتوں کو گھور گھور کر نہ دیکھا کرو اس کے بعد عورتوں کو حکم آیا کہ تم بھی اپنی نظریں نیچی رکھو اور نہ دیکھو لیکن مردوں کا پھر بھی اعتبار نہیں اس لئے اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اگر تم مجھے یہ گارنٹی دلوادو کہ مرد جو ہیں ان کے دماغ اور ذہن بالکل پاک ہوگئے ہیں تو میں کہوں گا کہ اتنی سختی پردے میں نہ کرو لیکن نہیں ہوا گو ہر مرد ایسا نہیں ہوتا لیکن بہت سے لوگ اس طرح کے ہوتے ہیں کہ جب سوسائٹی میں Majority یا ایک خاص تعداد ایسی ہو جس سے نقص پیدا ہوتے ہوں تو بہتر ہے کہ اس سے بچنے کے سامان کئے جائیں تو اس لئے پردہ ہونا ضروری ہے تا کہ آزادانہ تعلقات قائم نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا ہر مذہب میں پردے کا کہا گیا ہے۔ پرانے زمانے میں عیسائیوں میں جو اچھے خاندان تھے ان میں پردے ہوتے تھے۔ ان کے پرانے لباس دیکھ لو، لمبی Maxi ہوتی تھیں اور بازو کلائیوں تک ہوتے تھے اور سر کے اوپر سکارف ہوتا تھا۔ بائبل میں تو یہ ہے کہ کسی عورت کا سر نظر آجائے تو اس کے بال ہی کاٹ دو، منڈادو، اس طرح کی سختیاں ہیں جبکہ اسلام نے تو اس طرح کی سختیاں نہیں کیں لیکن اسلام نے عورت کی حیاء کو بہر حال قائم رکھا ہوا ہے اور حیاء کا تصور ہر جگہ ہے اور ہر قوم ہے۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم میں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ قصہ پڑھتی ہو کہ جب مدین میں دو لڑکیاں اپنے جانوروں کو پانی پلانا چاہتی تھیں۔ وہاں مرد پانی پلا رہے تھے تو وہ پیچھے ہٹ گئیں۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ Direct Interaction مردوں کے ساتھ ہو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کیا قصہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس طرح ہے، انہوں نے ساری بات بیان کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے جانوروں کو پانی پلایا۔ اس کے بعد قرآن کریم یہ ذکر کرتا ہے کہ جب وہ چلی گئیں تو پھر ان میں سے ایک واپس آئی اور بڑی حیاء سے اپنے آپ کو سنبھالتی ہوئی آئی، کھلی Open ہو کے نہیں آگئی تھی کہ میرا باپ تمہیں بلاتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ سارا قصہ لکھا ہوا ہے تم اسے پڑھو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ جب گئے تو باپ بھی بڑا ہوشیار تھا۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ میری جوان بچیاں بھی گھر میں ہیں تو میں ایک لڑکا گھر میں رکھ لوں کیونکہ یہاں پھر عورت کی Sanctity کا سوال آجاتا ہے۔ اس لئے اس نے کہا کہ تمہیں گھر میں رکھ تو لیتا ہوں اور تمہارے پاس گھر میں رہنے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے تم میری دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی سے شادی کرو تا کہ تمہارے رہنے کا کوئی جواز بن جائے۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ پردے میں عورت کی حفاظت کی گئی ہے اور اس کے لئے مرد کو بھی روکا گیا ہے لیکن پھر بھی مرد کی بے اعتباری کی وجہ سے عورت کو کہا گیا ہے کہ تم اپنے آپ کو زیادہ سنبھالو۔

❁.....ایک طالبہ نے سوال کیا کہ واقفات نو جو یونیورسٹی یا کالج سے گریجوایٹ کر رہی ہیں، ابھی 23 یا 24 سال کی ہیں۔ ان کے لئے کوئی ہدایت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہدایات تو میں اتنی دے چکا ہوں کہ تم ان کو پڑھ لو تو ٹھیک ہے۔ ہدایات یہ ہیں کہ اگر Graduate ہو چکی ہو اور ہوشیار ہو اور آگے پڑھائی Afford کر سکتی ہو اور مضمون بھی ایسا ہے کہ ریسرچ میں جانا ہے یا میڈیسن کرنا ہے یا اسی طرح کا کوئی اور مضمون ہے اور شادی بھی نہیں ہو رہی، رشتہ بھی اچھا نہیں آیا تو پڑھ لو اور اگر Bachelors کرنے کے بعد یا Masters کرنے کے بعد تو پھر پڑھائی کے نام پر نہ بیٹھی رہو بلکہ شادی کروالو۔ دعا کر کے فیصلے کرو۔ اللہ تعالیٰ نے، اسلام نے یہ لڑکی کو اختیار دیا ہے کہ شادی کا فیصلہ خود کرے اور دعا کر کے فیصلہ کرے۔ ماں باپ Impose نہ کریں۔

❁.....ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کافی ملکوں کے وزرائے اعظم اور صدران مملکت کو خط لکھے تھے تو کیا ان میں سے کسی نے جواب دیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو جواب آئے گا تو دیں گے۔ مجھے امریکہ میں وہاں فنکشن میں White House کا نمائندہ ملا تھا۔ اسی طرح یہاں کینیڈا کے وزیراعظم کے ایک منسٹر بھی ملنے آئے تھے۔ وائٹ ہاؤس کے نمائندہ نے بتایا تھا کہ Obama صاحب نے اپنی ٹیم کو دیا ہوا ہے کہ اس کا جواب کس طرح دینا ہے کیونکہ یہ بڑا مشکل خط ہے میں نے کہا تھا کہ تم یہ Acknowledge ہی کر دو کہ ہمیں مل گیا ہے۔ یہ Courtesy تو دکھاؤ۔ ابھی تک تو اتنی Courtesy بھی Show نہیں کی تو یہ دونوں سوچ رہے ہیں کہ جواب دیں۔ دوسرے، تیسرے ہفتے پیغام مل جاتا ہے کہ ہم جواب دے رہے ہیں تو ابھی ان کا جواب تیار نہیں ہو رہا۔

❁.....ایک طالبہ نے سوال کیا اگر شادی کے بعد لڑکی کی پڑھنے کی خواہش ہو تو کیا اس کی اجازت ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر شادی کے بعد پڑھنے کی خواہش ہے تو جس سے شادی کر رہی ہیں اس کو پہلے بتا دیں کہ میں نے پڑھنا ہے اس شرط پر شادی کرنے کو تیار ہے تو ٹھیک ہے۔ مگر اس شرط کے ساتھ ایک اچھے رشتے کو ضائع بھی نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ تعلیم کے اخراجات یہاں بہت زیادہ ہیں۔ اس میں یہ شرط نہ لگائیں کہ تم نے میرا تعلیم کا خرچ بھی برداشت کرنا ہے۔ پڑھائی کا خرچ خود برداشت کرو۔ یہ نہیں کہ والدین کہہ دیں کہ اچھا چلو اس لڑکی کی شادی کرواؤ اور خرچ اگلے پر ڈال دو۔ یہ درست نہیں۔ اگلے کے ذمہ خرچ نہ ڈالو۔ باہمی افہام و تفہیم کے ساتھ پڑھ سکتی ہو تو ٹھیک ہے۔ اگر شادی سے قبل کوئی شرط نہیں بھی رکھی تو بعد میں بھی باہمی افہام و تفہیم سے پڑھ سکتی ہو۔

حضور انور نے فرمایا بہت سارے پروفیشن ایسے ہیں جیسے میڈیسن، ریسرچ اور ٹیچنگ وغیرہ جس سے دوسروں کا بھی فائدہ ہوتا ہے۔ صرف اپنا فائدہ نہیں دیکھنا۔ دوسروں کا بھی فائدہ دیکھنا ہے۔ اس صورت میں اگر خاوند کو اپنی مزید تعلیم کے حصول کے لئے منالو تو ٹھیک ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے بہت ساری بچیاں دیکھی ہیں جو ڈاکٹر بنی ہیں۔ انہوں نے میڈیسن کی ہے اور پھر مزید پڑھائی کی اور ریسرچ میں گئی ہیں۔ ان کے تین چار بچے ہوگئے اور وہ اس عمر کو پہنچ گئے کہ اپنے آپ کو سنبھال سکیں یا نانی دادی ان کو سنبھال رہی ہیں، آٹھ دس سال کے ہیں یعنی اس عمر کے ہیں کہ انہیں ماں کی Personal Attendance کی ضرورت نہیں رہتی تو پھر انہوں نے بعد میں باقی پڑھائی کی ہے۔ اگر شوق ہو تو کسی بھی عمر میں پڑھائی ہو سکتی ہے۔ لیکن کسی اچھے رشتے کو ضائع نہ کرو کہ میں نے پڑھنا ہے اور کسی کو دھوکہ دے کر شادی نہ کرو کہ اب تم میرا خرچہ برداشت کرو گے۔

طالبہ نے بتایا میری شادی ہوگئی ہے، بیٹا بھی ہے۔ خاوند بھی میرے مزید پڑھنے پر راضی ہے اور مَیں کمپیوٹر سائنس پڑھنا چاہتی ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ صرف پیسے کمانے والی چیز ہے۔ Computer Science میں کوئی ضرورت نہیں کہ ضرور پڑھا جائے۔ ہاں اگر Medicine ہوتی یا Research ہوتی یا کوئی اور چیز ہوتی تو پھر میں کہتا کہ ٹھیک ہے۔

❁.....ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں نے جرنلزم میں Graduation کیا ہے۔ جو لوگ جرنلزم یا میڈیا، خاص طور پر Broadcast کی طرف جا رہے ہیں۔ ان کے بارہ میں حضور انور کیا ہدایت فرمائیں گے؟

حضور انور نے فرمایا جرنلزم کیا ہے تو اچھی بات ہے، اب لوکل، نیشنل اور انٹرنیشنل سطح پر مختلف رسائل اور اخبارات میں آرٹیکل لکھو اور دین کو Defend کرو، دین کا دفاع کرو اپنا Talent بھی بڑھاؤ۔

حضور انور نے فرمایا یو کے میں، میں نے بہت سی لڑکیوں کو کہا کہ لکھو، اپنے آرٹیکل اور مضامین اخباروں کو بھجواؤ۔ تو پردے پر بہت سی لڑکیوں نے لکھا، حجاب کیوں ضروری ہے، ہم کیوں لیتی ہیں، بڑے اچھے آرٹیکل لکھے ہیں اور پردہ پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کروا دیئے ہیں۔ اگر تم بھی ایسے آرٹیکل اپنے Personal Experience سے لکھو تو یہاں بھی اعتراض کرنے والوں کا منہ بند ہو جائے گا۔

وہاں یو کے میں ایک برٹش عورت نے ایک آرٹیکل لکھا تھا اور اس نے یہی کہا تھا کہ ہمارے مرد جو عورتوں کی آزادی کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ دراصل ہماری آزادی کی بات کم کرتے ہیں انہیں اس میں اپنی Lust زیادہ نظر آ رہی ہے اور ہماری آزادی کم نظر آ رہی ہے۔ تو یہ سوچیں اب ان لوگوں میں بھی پیدا ہونی شروع ہوگئی ہیں۔ تو اس طرح ان

کی ہی دلیل لے کر اپنے دلائل کو مضبوط بناؤ۔ اس کے بعد ایک تو ان کو جواب مل جائیں گے اور دوسرا ایسی لڑکیوں کا بھی فائدہ ہو جائے گا جو اپنے ساتھی Students کا منہ بند کروا سکتی ہیں۔

✿......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا عورتیں Mix Audience میں اپنی ریسرچ پیش کر سکتی ہیں، اگر وہ صحیح پردہ میں ہیں۔ لیکن زیادہ تر عہدیدار کہتے ہیں کہ ہم نہیں کر سکتیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو آپ نے باقاعدہ ریسرچ کی ہے۔ مثلاً میڈیسن یا دوسری سائنس میں کوئی ریسرچ کی ہے اور یونیورسٹی کے سیمینار میں اپنی Presentation دینی ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ یونیورسٹی میں آپ کے اپنے سیمینار بھی تو ہوتے ہیں۔ آپ اپنے مضمون کے حوالہ سے بھی تو وہاں پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ آپ کے Course Work ہوتے ہیں وہ ابھی آپ مختلف لیول پر اپنے ان سیمینارز اور پروگراموں میں پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اپنی کسی ریسرچ پر Presentation دینے میں حرج نہیں ہے۔

یونیورسٹی کی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس نو بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات کو قلم اور سکارف عطا فرمائے۔

تقریب آمین

بعدازاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 34 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

عزیزہ Adiya شیرین حیات، نمود سحر، عزیزم باسط اے خان، ربی اے طاہر، عدیل احمد، عائشہ صداقت احمد، امۃ الرفیق طارق، علیشاہ نوشین، حسان احمد، Zaima باجوہ، غزالہ مریم، عائشہ فرخ منہاس، عطیۃ الشافی، خاقان کمال احمد، انتصار ملک، Anoosh احمد، عائلہ انور راجہ، علیشاہ انور، مہ نور باجوہ، انصر اے وڑائچ، مسرور اے Rathor، امۃ الرشید Adhan، Waji-ur-Rahman، عائشہ خان، صوفیہ ظفر، Aiza احمد، لبیب اے ناصر، Amal خان، Asmara احمد، رابعہ بٹر، آنسہ مریم، سامعہ علیم، زینب صدیق، تمثیلہ احمد۔

آمین کی تقریب میں شامل ہونے والے یہ بچے اور بچیاں درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

ویلیج، پیس، Rexdale، Brampton، Richmond Hill، Mississauga، Vaughan، South Weston، Woodbridge، Cornwall، Oakville

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔